B.A Part-II (Urdu-MB)

Topic: Anjum Manpuri ki hayat-o-adbi zindagi

Notes By:
Dr. Masroor Haidri,
Department of Urdu,
J.K College, Darbhanga
Bihar

انجم مانپوری کی شعری انفرادیت

اردو ادب میں انجم مانپوری کی شخصیت گمنام، مگر قابل قدر انشا پرداز اور معتبر صحافت کی مالک ہے۔ان کی پیدائش صوبہ بہار کے ضلع گیا میں ایک گاؤں مان پور میں ۱۸۸۱ء میں ہوئی۔ انجم مانپوری کا اصل نام نور محمد ہے۔اوران کے والد کا نام شیخ باقر علی تھا۔انہوں نے عربی، فارسی اور اردو کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر مولانا عبدالغفار کی نگرانی میں مکمل کی۔ اس کے بعد وہ شاہی مدرسہ مرادآباد تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے مولانا احمد حسن صاحب امروہوی اور مولانا محمود حسن صاحب سہسوانی کی نگرانی میں تعلیم کی مزید منزلیں طے کی۔

اس کے بعد وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء تشریف لے آئے۔ جہاں سے اپنی علمی تشنگی بجھانے کے بعد اپنے وطن مانپور گیا میں مقیم ہو گئے۔اور یہیں پر ۱۹۱۶ء میں دستار فضیلت کی رسم ادائیگی عمل میں آئی۔

انجم مانپوری کو بچپن ہی سے ادباء وشعراء کی صحبت اور شعروشاعری کا ذوق وشوق تھا۔طنزیہ ومزاحیہ تحریر لکھنے کا بڑا شوق تھا، اس کے لئے انھوں نے صحافت کا راستہ اختیار کیا۔اور ایک نیم مذہبی رسالہ ''رہنما'' کا ۱۹۱۶ء میں اجرا کیا، اسی رسالہ سے انجم کی صحافتی زندگی کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ رسالہ ناتجربہ کاری اور مالی دشواریوں کی بنیاد پر زیادہ دنوں تک نہیں چلا۔اس لئے اس رسالہ کے سلسلہ کو موقوف کر کے اخبار ''زمیندار'' سے منسلک ہو کر ۱۹۱۸ء سے باقاعدہ طریقہ سے اپنی ادبی وصحافتی زندگی کا آغاز کیا۔

انجم مانپوری اپنی طنزیہ اور مزاحیہ تحریر سے اردو ادب میں انشائیہ نگار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔انہوں نے طنز ومزاح کی ایسی شمع روشن کی ہے، جس کی لو قاری کے ذہن وفکر کو گرماتی رہتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انجم مانپوری اپنی مزاحیہ تحریروں کے حوالے سے جس شہرت اور مقبولیت اور مقام ومرتبہ کے حقدار تھے کہ انہیں بروقت نہ مل سکا۔

انجم مانپوری نے اردو کی ایک نئی ادبی صحافت کی روایت کا آغاز کیا۔متعدد رسالوں میں اپنے مزاحیہ مضامین رقم کیئے۔ ''رہنما'' اور ''زمیندار'' اور دیگر رسالوں میں کام کر لینے کے بعد اپنا ذاتی کاروبار ''انجم کمپنی'' کے نام سے شروع کیا۔ بعدہ جون ۱۹۳۱ء میں ایک بے حد معیاری ماہنامہ ''ندیم'' کا اجراء کیا۔ اور اپنے اکثر مزاحیہ نثری اور شعری تخلیقات اسی رسالہ کے مرہون منت کر دی۔انجم مانپوری نے اپنی

پوری صحافتی زندگی میں ادبی صحافت کا جو معیار اور وقار قائم کیا، وہ یقیناً آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

انجم مانپوری کی شخصیت مرنجان مرنج تھی۔ بچپن ہی سے وہ ذہین وفطین تھے۔ مزید یہ کہ ان کا ذہن مشرقی روایات واقدار کا پروردہ ہے۔ اس لحاظ سے ان کے مضامین مشرقی اقدار کے اس کے پاس ولحاظ کا ضامن ہیں۔ انجم مانپوری نے نظم ونثر دونوں میں خدمت انجام دی ہے۔ ان کی نثری چار کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں سے تین ان کی زندگی ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہوئیں۔ اور ایک ان کی وفات کے بعد منظر عام پر آئی۔ انجم مانپوری کا پورا نثری سرمایہ انشائیہ پر مشتمل ہے۔ آج جو کچھ بھی شہرت ومقبولیت ہے، اس کے پیچھے ان کی وہ لاجواب نثری تحریریں ہیں جو انشائیے کی صورت میں ہمارے اور آپ کے ذہن وفکر کو شگفتہ وشاداب کرتی رہتی ہیں۔ انجم مانپوری کی وفات ۱۹۵۸ء میں ہوئی۔

☆☆☆